MuftiMuniburRehmanOfficial AlMunib MuniburRehman55

علامہ خادم حسین رضوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ

زاویہ نظر: مفتی مُنیب الرحمٰن (روزنامہ دنیا، 28 نومبر 2020ء)

2020____1966

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے محب، پاسبانِ ختم نبوت، محافظِ ناموسِ رسالت، مجاہدِ حرمتِ مقدّساتِ دین علامہ خادم حسین رضوی آن بان اور شان کے ساتھ جیے اور اُس سے بھی بڑی شان کے ساتھ عازمِ سفرِ آخرت ہوئے۔ جیے تو لبرلز کے سینے پر مونگ دلتے رہے، اُن کے دلوں میں چبھتے رہے، آنکھوں میں کھٹکتے رہے اور سفرِ آخرت پر چلے تو سب کو شرمسار کر گئے۔ سارے لبرلز زندگی میں انہیں کوستے رہے، دل کی بھڑاس نکالتے رہے، اپنی دانست میں اُن کے وڈیو کلپ نکال نکال کر عوام کے دلوں میں اُن کے وقار کو کم کرنے کی سعی کرتے رہے، لیکن اُن کی وفات کے بعد وہی لوگ عوام کے دلوں میں اُن کی بے پناہ محبت کے مظاہر دیکھ کر عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے، فیض احمد فیض نے شاید انہی کے لیے کہا تھا:

مرے چارہ گر کو نوید ہو، صفِ دشمناں کو خبر کرو — جو وہ قرض رکھتے تھے جان پر، وہ حساب آج چکا دیا
جو رکے تو کوہ گراں تھے ہم، جو چلے تو جاں سے گزر گئے — رہِ یار ہم نے قدم قدم، تجھے یادگار بنا دیا
کرو کج جبیں پہ سرِ کفن، مرے قاتلوں کو گماں نہ ہو — کہ غرورِ عشق کا بانکپن، پسِ مرگ ہم نے بھلا دیا

مگر چونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مکرم کی بارگاہ میں حضوری کے سفر پر جا رہے تھے، اس لیے غرورِ عشق کا بانکپن نہیں تھا، بلکہ بندگی کا عَجز تھا، غلامی کی تواضع تھی، اپنے آقا کے حضور نیاز بھی اور اُن کی رحمت پر ناز بھی تھا۔ سر پر دستار سجی تھی، لبوں پر ہلکی سی تبسم کی کیفیت تھی۔ لوگوں کو گلہ رہتا تھا کہ علامہ خادم حسین رضوی کے چہرے پر ہمیشہ کرختگی اور غیظ وغضب کی کیفیت طاری رہتی ہے، یہ کیفیت دراصل گستاخانِ رسول کے لیے تھی، دشمنانِ دین کے لیے تھی، اُن کا چہرہ اُن کی قلبی کیفیات کا آئینہ دار تھا، ظاہر و باطن ایک تھا، اُن کی عقائد و نظریات میں منافقت، ریا اور باطل سے مفاہمت کا شائبہ تک نہ تھا۔ دنیا والوں سے بے پروا رہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لَو لگائے رہے، اُن کے ناقدین کو کیا خبر کہ انہوں نے اپنا تبسّم کسی اور مرحلے کے لیے بچا رکھا تھا، کسی نے کیا خوب کہا ہے:

نشانِ مردِ مومن با تو گویم — چوں مرگ آید، تبسّم بر لبِ اُوست

ترجمہ: ''اے مخاطب! تجھے مردِ مومن کی نشانی بتاتا ہوں، جب موت کا وقت آتا ہے تو اُس کے لبوں پر تبسم آمیز کیفیت ہوتی ہے''۔ علامہ یحییٰ بن شرف الدین نووی نے لکھا ہے:

''رِبْعِی بِن حِرَاش جلیل القدر تابعی تھے، دوسری صدی ہجری کے اوائل میں اُن کا وصال ہوا، زندگی بھر کبھی جھوٹ نہیں بولا، انہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ اپنا انجام معلوم ہونے تک ہنسیں گے نہیں، سو زندگی بھر نہ ہنسے، مگر جب وفات پائی تو اُن کی میت کو غسل دینے والے نے کہا: ''وہ مسلسل اپنے تخت پر مسکراتے رہے اور ہم انہیں غسل دیتے رہے اور یہ کیفیت آخر تک جاری رہی، اُن کی اس کیفیت کو دیکھ کر اُن کے بھائی ربیع نے بھی ایسی ہی قسم کھائی اور ایسی ہی قابلِ رشک موت انہیں نصیب ہوئی، (شرح النووی علی مسلم، ج:1، ص:66)''، مولانا آسی غازی پوری نے کہا تھا:

MuftiMuniburRehmanOfficial AlMunib MuniburRehman55

علامہ خادم حسین رضوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ

زاویہ نظر: مفتی مُنیب الرحمٰن (روزنامہ دنیا، 28 نومبر 2020ء)

2020____1966

اب تو پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی ہے شبِ گور بھی، اُس گُل سے ملاقات کی رات

امام احمد رضا قادری نے بحرِ عشقِ مصطفی کی گہرائیوں میں ڈوب کر کہا:

جان تو جاتے ہی جائے گی، قیامت یہ ہے کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظّارہ تیرا
تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت میری گردن میں بھی ہے، دُور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں، نہیں مارے جاتے حشر تک میرے گلے میں رہے پٹّا تیرا

ہماری یہ باتیں دیوانوں کی باتیں ہیں، عقل کے پرستار اور لبرل دانشورا سے نہ پڑھیں، اُن کی صحت پر شاید اچھا اثر مرتب نہ ہو۔ حال ہی میں یوٹیوب چینل اسٹوڈیو 5 کے لیے ایک انٹرویو میں مجھ سے سوال ہوا: ''علامہ خادم حسین رضوی کے بارے میں کہا جاتا ہے: یہ پلانٹڈ تھے، اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں''، میں نے جواب میں عرض کیا: ''پلانٹڈ کے معنی ہیں: کسی کا کاشت کیا ہوا پودا، کسی کی جانب سے اپنے ایجنڈے پر لانچ کیا ہوا فرد، الغرض ہمارے ہاں بدگمانی اور بدنیتی کا شعار عام ہے، سو میرا سوال یہ ہے: اگر علامہ خادم حسین رضوی جیسے شاہکار کسی ٹکسال میں ڈھلتے ہیں یا کسی ادارے کی جانب سے پلانٹ کیے جاتے ہیں، تو آپ کی مشینیں اور ٹکسال بند تو نہیں ہوگئے، ایسا کوئی شاہکار دوسرا پیدا کر کے دکھایئے اور پھر اسے ملک کے اندر اور بیرونِ ملک کروڑوں انسانوں کے دلوں میں بٹھا کر دکھا دیجیے، ہم آپ کی کرامت یا کرشماتی کمال کو تسلیم کرلیں گے، مسیحائی اور مُردوں میں جان ڈالنے کا معجزہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو اور اس سے بھی آگے بے جان میں جان ڈالنے کا اعجاز خاتَمُ النَّبِیّٖن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا تھا''۔ البتہ اگر ہم نادانوں کی بات پر کسی کو یقین آتا ہو تو ہمارا ایمان ہے: ایسے اشخاص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مکرم ﷺ کی جانب سے اپنے نوامیسِ مقدّسہ اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے وقتاً فوقتاً بھیجے جاتے رہے ہیں اور بھیجے جاتے رہیں گے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے سرے پر ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس امت کے لیے دین کو (ہر ملاوٹ اور باطل کی آمیزش سے پاک کر کے) پیش کرے گا۔ علامہ خادم حسین رضوی ایسے ہی اشخاص میں سے ایک تھے جو روز روز پیدا نہیں ہوتے، اللہ کی قدرت سے کبھی کبھار منصّۂ شہود پر آجاتے ہیں۔

مفتی عابد مبارک راوی ہیں: ''علامہ خادم حسین رضوی کے جواں عمر صاحبزادے اور تحریک لبیک کے نومنتخب امیر حافظ سعد حسین رضوی نے بتایا: علامہ صاحب اپنے وصال سے کچھ پہلے کافی دیر تک اپنے تمام تر ہوش وحواس کے قائم رہتے ہوئے اُن سے باتیں کرتے رہے، اُس وقت انہیں شدید بخار تھا۔ سعد حسین رضوی بیان کرتے ہیں: میں نے باتوں کے دوران کہا: ابا جی! ہم دونوں خاموشی سے مدینۂ منورہ چلے جاتے ہیں، انہوں نے پنجابی میں اپنے فرزند سے کہا: جھلّیا! (دیوانے) تینوں ہوش اے، میں کس منھ دے نال حضور دی بارگاہ وِچ جانواں گا، جے میں زندہ آں تے حضور دی گستاخیاں ہوریاں نیں''۔ پھر باپ نے بیٹے سے کہا: ''میں تیری شادی دی تاریخ دسمبر وچ مقرر کردتّی اے، پر میں تیرا نکاح آپ نئیں

MuftiMuniburRehmanOfficial AlMunib MuniburRehman55

علامہ خادم حسین رضوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی

زاویہ نظر: مفتی مُنیب الرحمٰن (روزنامہ دنیا، 28 نومبر 2020ء)

2020____1966

پڑھانڑاں، میں کسی مولوی صاب کولوں پڑھاواں گا، اپنڑی ماں نو آکھیں: لفافہ بھاری جیا تیار کر کے رکھے'' اور واقعی وہ اپنے بیٹے کا نکاح نہ پڑھا سکے، اُن کی پیشگوئی کے مطابق کوئی اور ہی پڑھائے گا، اسی کو تصوف کی زبان میں ''کشف'' کہتے ہیں۔ سعد بیان کرتے ہیں: ''پھر والد نے کہا: مجھے رضائی اوڑھا دو اور بتی بند کر دو، اتنے میں انہوں نے جھرجھری لی، چہرہ قبلے کی طرف ڈھلک گیا اور روح پرواز کر گئی، فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمّٰی۔ انہوں نے خود اپنے ایک خطاب کے دوران کہا:

جب روح میرے پیراہنِ خاکی سے نکلے — تو روضے سے آواز آئی: ''او میرا فقیر آیا''

علامہ خادم حسین رضوی، مولانا محمد علی جوہر کے اس شعر کا مصداق تھے:

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے — یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

انہوں نے اپنے ایک خطاب میں معترضین کو جواب دیتے ہوئے کہا: ''منافق کسی حال میں راضی نہیں ہوتا، مولوی حق کے لیے نہ نکلے تو کہتے ہیں: ''حرام خور ہو گیا'' اور نکلے تو کہتے ہیں: ''حلوہ خطرے میں پڑ گیا'' اور جب کامیابی ملتی ہے تو کہتے ہیں: ''اکیس کروڑ روپے لے لیے''۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی ساری متاعِ زیست بارگاہِ رسالت میں لا کر پیش کر دی، تو منافقین نے اسے ریاکاری سے تعبیر کیا اور حضرت ابوعقیل انصاری شب بھر مزدوری کر کے دو کلو لے کر آئے تو منافقین نے کہا: اللہ کو اس حقیر صدقے کی کوئی حاجت نہیں ہے''، آگے پتا چل جائے گا:

ہم سوئے حشر چلیں گے شہِ ابرار کے ساتھ — قافلہ ہوگا رواں قافلہ سالار کے ساتھ

یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ — کون روتا ہے لپٹ کر درودیوار کے ساتھ

میں نے اُن کے سوئم کی محفلِ ایصالِ ثواب میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا تھا:

''علامہ خادم حسین رضوی دنیاوی رشتوں کے حوالے سے میرے کچھ نہیں تھے، لیکن دینی رشتے کے حوالے سے میرا سب کچھ تھے، میں تحریک لبیک پاکستان کا کبھی رکن نہیں رہا، مگر امیر المجاہدین علامہ خادم حسین رضوی اپنی تحریک سمیت میرے قلب میں رچے بسے رہے۔ میں نے اپنی شعوری زندگی میں حسینیت کا نعرہ لگانے والے اور خونِ شہدائے کربلا کو لوگوں کی عقیدت کے آنسوؤں میں ڈھال کر اپنی جیبوں اور تجوریوں کو بھرنے والے تو بہت دیکھے ہیں، لیکن اپنے آپ کو حسینی کردار میں ڈھال کر یزیدِ وقت اور ہر باطل کے سامنے ڈٹ جانے والے بہت کم دیکھے ہیں، میں آج لاکھوں انسانوں کو گواہ بنا کر اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں شہادت دیتا ہوں کہ خادم حسین رضوی نے اپنی بساط کے مطابق حسینی کردار کو زندہ کیا، نوجوانوں کے دلوں میں، انگ انگ میں، رُوئیں رُوئیں، ہر بُنِ مُو اور ہر قطرۂ خون میں عشقِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کُوٹ کر بھر دیا اور ایک ایسا روحانی کرنٹ دوڑا دیا کہ آنسو گیس کے گولوں کا ڈھیر بھی اُن کے عزم کو نہ توڑ سکا اور اُن کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی''۔

MuftiMuniburRehmanOfficial AlMunib MuniburRehman55

علامہ خادم حسین رضوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ

زاویہ نظر: مفتی مُنیب الرحمٰن (روزنامہ دنیا، 28 نومبر 2020ء)

2020____1966

علامہ صاحب پر ایک نقطہ چینی ان کے بعض ریمارکس کے بارے میں ہوتی تھی، جن کے بارے میں اُن کا کہنا تھا: ''میرے پاس قرآن وحدیث سے منکرین ومنحرفین کے بارے میں جواز کے دلائل موجود ہیں''، میں نے ایک ملاقات میں ان سے عرض کیا: یہ دلائل ہمارے اکابر کے پاس بھی تھے، لیکن انہوں نے مخالفین کے بارے میں کبھی ایسا اندازِ بیاں اختیار نہیں کیا، چنانچہ 2018 کے دھرنوں کے بعد انہوں نے یہ اندازِ بیاں ترک کردیا، میں نے رب کریم کا اوران کا شکر ادا کیا، مخالفین اب بھی وقتاً فوقتاً سوشل میڈیا سے ایسی باتیں نکال کرلے آتے ہیں، مگر شریعت کا حکم یہ ہے کہ کسی کی وفات کے بعد اس کا ذکر صرف اچھے اوصاف کے ساتھ کرنا چاہیے، کردار کی پاکیزگی کے لیے اتنا ہی ثبوت کافی ہے کہ اس مردِ درویش نے، جس پر لوگ ہزاروں لاکھوں روپے نچھاور کرتے تھے، مسجد کے تین مرلے کے مکان میں ساری زندگی گزاری اور رب کی رضا پر راضی رہے۔

(روزنامہ دنیا، 28 نومبر 2020ء)

مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمن صاحب
کا گیارہ جلدوں پر مشتمل معرکہ آراء مجموعہ
فتاوی بنام "تفہیم المسائل" اور آپ کے کالمز کا
چھ جلدوں پر مشتمل مجموعہ بنام "آئینہ ایام"
ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی/ لاہور سے طلب فرمائیں۔

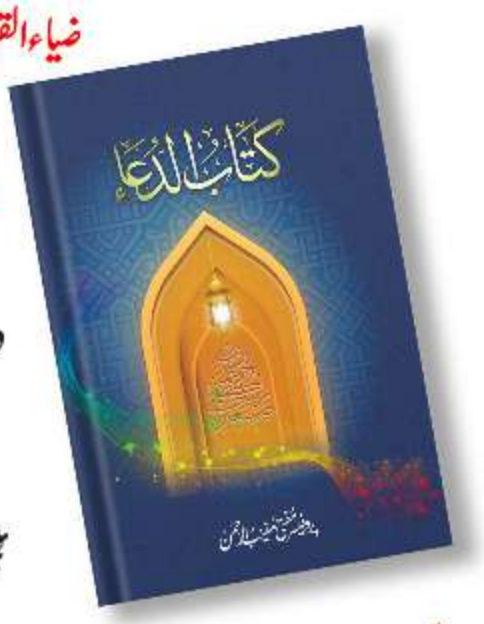

کِتَابُ الدُّعَاء مرتبہ: مفتی منیب الرحمٰن قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں دعاؤں پر مشتمل ''کتاب الدعاء'' چھپ کر منظر عام پر آچکی ھے۔ اس کتاب میں تمام احوال کے بارے میں ماثور دعائیں، تراجم اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ درج ہیں، کتاب کے آغاز میں دعا کی حکمت اور فلسفہ بھی بیان کیا گیا ہے، یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہیے اور بڑوں کے ساتھ بچوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

ملنے کا پتا:

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی فون:
0342-37247350 021-32630411

مکتبہ نعیمیہ، نزد دارالعلوم نعیمیہ، کراچی، فون:
0345-2766313 0300-2080345

دارالعلوم نعیمیہ، بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، کراچی:
021-36314508 0345-8083522